OPEN ACCESS: http://theislamicculture.com

The Islamic Culture
Bi-Annual Research & Refereed Journal
Published by
Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of Karachi
الثقافة الإسلامية
SZIC
ISSN (Print) : 1813-775X
ISSN (Online) : 2663-1709

قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین مدنی کی علمی، دینی اور ملی خدمات

Educational, religious and national services of Qutub-Medina Maulana Zia-Ud-Deen Madani

Anwar Iqbal
Ph.D. Scholar, Department of Islamic Learning, Federal Urdu University of Arts, Science & Technology Karachi
Email: anwariqbal111@gmail.com

Dr. Muhammad Hasan Imam
Chairman Department of Islamic Learning,
Federal Urdu University of Arts, Science & Technology, Karachi
Email: dr.hassanimam77@yahoo.com

Abstract:

Allah, the Almighty, has sent a chain of the prophets, more or less one Lac and twenty four thousand, pious and pure people who aroused the humanity in those who had forgotten the rules of humanity. Before the advent of the prophet Muhammad (ﷺ), the humanity was deeply engrossed in trouble. People had becom e thirsty of each other's blood. They used to fight for travails. They used to initiate wars which continued for years and years. They used to bury their daughters alive. Furthermore they had all social evils. Then Allah had pity on this misguided humanity and raised his beloved prophet Muhammad (ﷺ) from them and in them. Not to talk of others, his own blood relatives opposed him and his divinely religion. After him the line of truth and guidance

continued by pious caliphates and companions. They had been spreading teaching of piety and proximity to Allah. Later the task of spreading piety and truth fell upon the shoulders of Auwliya -Karam. They had been promoting the message of their spiritual ancestors far and wide bringing people to the fold of Islam. Their message was the message of love, kindness and compassion. These pious people had been spreading the message of their spiritual ancestors in such a way that people began to be attracted towards them. They traveled widely for the preaching Marafat and Taqwa. Among such pious people, had lived a man in the Sub Continent named Molana Zia Ud Din Madani. He was the khalifa of Imam Ahmed Raza Khan Fazil-e-Brailvi. He was from the range of Qadriya. He also got khilafat from the range of Naqshbandiya. His Naqshbandi Sheikh lived at Madina Munawwara. He found the age of 108 years and spent it in the service of Allah's deen. His disciples include Molana Ilyas Ahmed Qadri, the founder in chief of Dawat-e-Islami. Molana Zia Ud Din Madani spent many years living in Madina spreading the message of his Sheikh. He passed away on 4th Zil Haj 1401 Hijri, 2nd October 1951. He was buried in Jannat ul Baqi. May Allah shower His immense blessings upon him and keep his grave brighten?

تمہید:

اللہ تعالیٰ نے اپنی پہچان اور معرفت کے حصول کیلئے سلسلہ نبوت کا آغاز فرمایا جو کہ کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و مرسلین علیہم السلام پر مشتمل تھا۔ ہمارے آقا و مولی حضرت محمد (ﷺ) آخری نبی ہیں لہذا آپ (ﷺ) پر یہ سلسلہ نبوت ختم ہوا تو اس کے بعد دین اسلام کے درخشاں اور بے مثل و بے مثال ستارے صحابہ کرام علیہم الرضوان اور تابعین و تبع تابعین اسلام کی حقانیت اور خدائے واحد کی پہچان سے کائنات کو روشناس کراتے رہے۔ اگرچہ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ مکمل طور پر دین اسلام کی رہنمائی کے لئے رشد و ہدایت کے اہم ماخذ ہیں اور انہی ماخذ کو بنیاد بناتے ہوئے سلسلہ رشد و ہدایت کے فروغ کے لئے علماء، صوفیاء اور مشائخ عظام ہمیشہ دین کی آبیاری کیلئے موجود رہے ہیں اور رہیں گے۔ اور یہ سلسلہ رشد و ہدایت تا قیامت جاری و ساری رہے گا۔ تمام انسان ایک جیسے نہیں بلکہ اس رنگارنگ کائنات میں کوئی شے ایک جیسی نہیں انسان کو انسان پر اور انسانوں کو انسانوں پر برتری حاصل ہے۔ یہ قانون الہی ہے۔ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ تمام انسان ایک جیسے ہیں تو اس کی سمجھ ابھی تاریکی میں ڈوبی ہوئی ہے، روشنی میں نہیں آئی،

روشنی بھی عجیب دولت ہے، حقائق سے پردے اٹھا کر جلوہ دکھاتی ہے پھر وہ کچھ نظر آتا ہے جو آنکھ نہیں دیکھ سکتی، وہ صدائیں آتی ہیں جو کان نہیں سن سکتے، وہ خوشبوئیں آتی ہیں جو ناک نہیں سونگھ سکتی، لطف آتا ہے جو زبان نہیں چکھ سکتی ہے اور وہ کیف و سرور محسوس ہوتا ہے جس کو چھو کر نہیں پا سکتے، یہ جلوے حواس ظاہری کی پہنچ سے بہت بلند ہوتے ہیں۔ ایک انسان وہ ہیں جو دنیا کے ہاتھ بک گئے اور ایک انسان وہ ہیں جن کو ان کے مولی نے خرید لیا بھلا یہ دونوں ایک جیسے کیسے ہو سکتے ہیں؟ نسبتوں کے فیضان سے بلندیاں ملتی ہیں یہ وہ بلندی ہے جو اللہ کا قرب عطا کرتی ہے یہ انسان کو بناتی ہیں، یہ ماحول کو روشن رکھتی ہیں۔ ان کا شعور اللہ کی برہان ہے۔ ایسی ہی ایک عظیم ہستی جس کو آسمان ایک صدی تک جمگاتا رہا۔ جس نے اپنی تمام زندگی کوئے یار میں گزاری۔ یہی وہ عارف کامل ہستی ہے جسے زمانہ قطب مدینہ علامہ ضیاء الدین مدنی کے نام سے جانتا ہے۔

نبی کریم (ﷺ) کا فرمان ہے:

إن العلماء ورثة الانبياء(1)

بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں۔

قرآن حکیم اس بات پر شاہد ہے کہ علوم ظواہر کے ساتھ ساتھ ہزاروں علوم ایسے ہیں جو کہ بنی نوع انسان سے مخفی و پوشیدہ ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے:

ترجمہ: " اور یاد کیجئے جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنے غلام سے کہا میں باز نہ آؤں گا یہاں تک کہ وہاں نہ پہنچ جاؤں جہاں دو سمندر ملتے ہیں یا مدتوں چلتا جاؤں۔ پھر جب وہ دونوں ان دریاؤں کے ملاپ کی جگہ پہنچے تو اپنی مچھلی بھول گئے۔ اس نے سمندر میں اپنی راستہ لیا سرنگ بناتے ہوئے۔ پھر جب وہ وہاں سے گزر گئے تو موسیٰ علیہ السلام نے غلام سے کہا اپنا صبح کا کھانا لاؤ بے شک ہم اپنے اس سفر میں بڑی مشقت میں رہے۔ غلام نے کہا بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس پہاڑ کے پاس جگہ لی تھی تو یقیناً میں مچھلی کو ساتھ لینا بھول گیا تھا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا تھا کہ میں اس کا ذکر کرتا اور اس نے تو سمندر میں اپنی راہ لی عجیب بات ہے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا یہی تو ہمارا منشاء تھا تب پچھلی سمت پھرے اپنے پاؤں کے نقش دیکھتے تو انہیں میرے برگزیدہ بندوں میں سے ایک بندہ ملا جس کو ہم نے اپنی قدرت سے رحمت دی اور اسے علم لدنی عطا کیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ اس کی روشن مثال ہے جو اس بات کی مکمل تائید کرتا ہے کہ علم لدنی یعنی پوشیدہ علم یا علم باطن اللہ تعالیٰ اپنی خاص عطا سے جسے چاہتا ہے اسے عطا فرماتا ہے۔ پھر اس علم کے حامل افراد ہی صوفیاء و اولیاء کے روپ میں خدا کے پوشیدہ راز اور اس کی ذات تک رسائی کے روحانی اسباق سے کائنات کو رشد و ہدایت فراہم کرتے ہیں۔ یہ لوگ

مختلف امور باطنی و روحانی کیلئے منتخب کیے جاتے ہیں اور اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تفویض کردہ امور کو انجام دینے کے لئے وقف کر دیتے ہیں۔ اگرچہ بظاہر وہ کسی دنیاوی یا ظاہری منصب یا کسی دنیاوی ادارے سے وابستہ نہ بھی ہوں تب بھی وہ کائنات کے نظام کا روحانی حصہ بن کر اللہ تعالی کی مخلوق کو نفع و فائدہ پہنچانے کیلئے اپنی توانائیاں اور صلاحیتیں صرف کرتے رہتے ہیں اور اللہ اور اس کی مخلوق کی نظر میں محبوب ٹھہرتے ہیں۔ دنیا ان کے کارہائے نمایاں کے باعث انہیں قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور خالق کائنات انہیں اپنی مخلوق کی اصلاح کرنے میں مصروف پا کر ان سے راضی ہوتا ہے اور دنیا و آخرت کی کامیابیوں سے سرفراز فرماتا ہے۔ یہی وہ ہستیاں ہیں جو کہ بندوں کو خدا سے واصل کرواتی ہیں۔

صحیح راہ حق و اعتدال کی یہ ہے کہ دونوں (شریعت و طریقت) اہم ہیں اور دونوں کا باہم خیال رکھنا اہمیت کا حامل ہے، اول یہ کہ ہر صورت میں قرآن و حدیث اور شرعی احکامات کو مقدم رکھنا چاہئے اور اسی کو اپنانا چاہئے۔ دوسرا یہ کہ جمیع ائمہ حق سے نیک ارادت رکھنے کے ساتھ ساتھ ان کے مقام و مرتبے کو اہمیت دینی چاہئے۔ کیونکہ یہ راہ سلوک کے ایسے رہبر ہیں کہ ان کی معیت قرب خداوندی کا ذریعہ ہوتی ہے- حضرت ضیاء الدین مدنی کی شخصیت بھی ایسے ہی صوفیاء مشائخ میں شامل ہے۔

قطب مدینہ کا لقب:

مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو قطب مدینہ کے لقب سے پکارنے والے علماء میں درج ذیل علماء شامل ہیں:

- حضرت علامہ شاہ محمد ابراہیم رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ المتوفی 11 صفر المظفر 1385ھ، جون 1965ء
  - مفتی اعظم ہند شہزادہ اعلیٰ حضرت سیدی مصطفیٰ رضا خاں نوری المتوفی 14 محرم 1402ھ، 11 نومبر 1981ء
  - حضرت خواجہ محمد محمود تونسوی المتوفی 13 ربیع الثانی 1348ھ، 17 ستمبر 1929ء
  - حضرت خواجہ نظام الدین تونسوی المتوفی 7 صفر 1385ھ، 8 جون 1965ء
  - حضرت علامہ سید علوی عباس الحسنی المالکی (محدث کبیر مکہ مکرمہ) المتوفی 15 رمضان 1425ھ
  - سیدی مجاہد اعظم علامہ محمد حبیب الرحمٰن عباسی قادری المتوفی 6 جمادی الاولی 1401ھ، مارچ 1981ء
  - حضرت علامہ سید ابوالبرکات سید احمد قادری (مفتی اعظم پاکستان) المتوفی 20 شوال 1398ھ، 1978ء
  - حضرت غزالئ زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی المتوفی 4 جون 1986ء، 25 رمضان 1406ھ
  - حضرت علامہ محمد سردار احمد (محدث اعظم پاکستان) المتوفی یکم شعبان 1382ھ، 29 دسمبر 1962ء

○ حضرت شیخ عبد القادر سقاف قطب جدہ و دیگر علماء و مشائخ بھی شیخ الاسلام علامہ ضیاء الدین مدنی کو قطب مدینہ کے خطاب سے ذکر فرماتے تھے۔(2) اس وقت کے تمام جید علمائے کرام و مشائخ عظام نے آپ علیہ الرحمہ کی تبحر علمی اور پیر طریقت کی حیثیت سے انہیں مانا اور جانا اور بعد میں ان کے لئے بہت سارے عظیم القابات دیئے اور ان کی صحبت کی بدولت روحانیت سے مالا مال ہوئے۔ یہ آپ علیہ الرحمہ پر خاص فضل و کرم تھا۔

پیدائش اور تعلیم و تربیت:

مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ 1294ھ بمطابق 1877ء میں پاکستان کے شہر سیالکوٹ بمقام کلاس والا میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت سیدنا عبد الرحمٰن بن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ آپ کے جد اعلیٰ شیخ قطب الدین قادری (المتوفی 675 ھجری) تھے۔ آپ کے اجداد میں حضرت مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی، بہت مشہور عالم دین ہیں۔ آپ نے ابتدائی تعلیم جد محترم سے حاصل کی۔ پھر سیالکوٹ کے مشہور عالم دین حضرت مولانا محمد حسین نقشبندی (المتوفی 1370ھ) کے سامنے علوم شرعیہ کی تکمیل کی۔ اس کے بعد لاہور میں مفتی اعظم حضرت علامہ غلام قادری ہاشمی نظامی بھیروی کی خدمت اقدس میں رہ کر اکتساب فیض کیا۔ دہلی میں بھی کچھ عرصہ تحصیل علوم میں مصروف رہے اور آخر میں مولانا وصی احمد سورتی (المتوفی 1334ھ) کی خدمت میں چار سال تک گوہر نایاب کے موتی سمیٹتے رہے۔ یہیں سے درس نظامی مکمل کیا اور پھر دورہ حدیث بھی مکمل کیا۔ زمانہ طالب علمی میں آپ کے ہمراہ تحصیل علوم میں شامل کچھ علماء درج ذیل ہیں: امیر ملت جماعت علی شاہ، سید خادم حسین، سید سلیمان اشرف اور مولانا فضل حق بھی شامل تھے۔(3) مولانا ضیاء الدین مدنی کی ابتدائی تعلیم و تربیت سے اس بات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ دنیا کے علماء و مشائخ، بلاد عرب کے مشائخ کبار اور بڑے بڑے صاحبان علم و دانش شمع محفل کی طرح اپنے پروانوں کے ہجوم میں خود بھی چمکتے اور دوسروں کو بھی چمکاتے رہے۔

خرقہ خلافت:

آپ کی دستار بندی اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی کے دست فیض سے ہوئی۔ پھر 1314ھ میں بیعت ہو کر 18 سال کی عمر مسند خلافت بھی پائی۔ امام احمد رضا خاں نے مولانا ضیاء الدین میں حب رسول کے وہ جذبات پھونک دیے تھے جو ہمیشہ ان کے قلب و روح کو تقویت دیتے رہے۔ پیلی بھیت (انڈیا) میں دوران قیام قطب مدینہ ہر جمعرات کو مولانا وصی احمد محدث سورتی (المتوفی 1334ھ) اور مولانا عبد الرحمٰن اعظم گروھی کے ساتھ بریلی شریف میں امام احمد رضا بریلوی (المتوفی 1921ء) کی خدمت میں حاضری دیتے تھے۔ شب بھر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے آستانہ پر رہتے اور دوسرے روز جمعہ کی نماز ادا

کرنے کے بعد پیلی بھیت واپس آتے، کم و بیش ساڑھے تین سال یہ معمول رہا اور اس طرح آپ امام احمد رضا کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوتے رہے۔(4)

لہٰذا ان حاضریوں کے دوران حضرت ضیاء الدین مدنی اپنی روحانی منزل سلوک طے کرتے رہے۔ بالآخر امام اہل سنت نے 1315ھ 1897ء میں حضرت ضیاء الدین مدنی کو سلسلے میں داخل فرماتے ہوئے سلسلہ عالیہ قادریہ، رضویہ کی اجازت و خلافت بھی عطا کی۔ اس وقت آپ کی عمر شریف صرف 18 برس کی تھی۔

آپ کو سلسلہ نقشبندیہ میں بھی حضرت مولانا وصی احمد سورتی سے اجازت بیعت پہلے سے ہی حاصل تھی۔ آپ 24 سال کی عمر میں اپنے پیر و مرشد مفتی احمد رضا بریلوی سے رخصت ہو کر 1318ھ بمطابق 1900ء میں کراچی تشریف لائے۔ کچھ عرصہ رہنے کے بعد آپ بغداد تشریف لے گئے اور حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی کے مزار پر انوار پر 4 سال تک شدت عشق کے سبب مجذوبی کیفیت میں رہے۔ آپ کا کل قیام بغداد معلّٰی میں تقریباً ۹ سال رہا۔(5)

آپ جب بغداد میں قیام پذیر تھے تو آپ کو دربار رسالت میں حاضری کا اشتیاق پیدا ہوا چنانچہ 1327ھ بمطابق 1910ء میں مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور یہ حاضری سرکار دوعالم (ﷺ) کی بارگاہ میں ایسی مقبول ہوئی کہ آپ کو حضور اکرم (ﷺ) نے ہمیشہ کے لیے مہمان مدینہ بنالیا یوں آپ قطب مدینہ کے لقب پر فائز ہو کر تاحیات حضور اکرم (ﷺ) کی بارگاہ میں رہے۔ آپ نے اپنی تمام زندگی علوم دینیہ کے فروغ و اشاعت میں گزاری۔ مدینۃ المنورہ میں ہزاروں طالبین علوم کو قرآن و حدیث اور فقہ کی تعلیم دی۔ آپ نے ترکوں کی حکومت کا زمانہ پایا اس زمانہ میں علماء و مشائخ کی بڑی تعظیم و تکریم کی جاتی تھی۔ چنانچہ آپ کو دربار نبوی (ﷺ) میں حاضری کی سعادت کے ساتھ ساتھ وہاں کے مشائخ عظام اور علمائے کرام سے فیض یاب ہونے کا شرف بھی نصیب ہوا۔(6)

مدینہ منورہ میں ایک مشہور عارف کامل حضرت شیخ احمد الشّمس القادری المالکی تھے۔ آپ نے ان کی صحبت میں ایک طویل وقت گزارا۔ حضرت شیخ اقدس آپ سے بہت خوش تھے چنانچہ آپ کو یہاں سے بھی سند حدیث اور اجازت و خلافت عطا ہوئی۔ آپ نے شیخ علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی سے بھی علمی و روحانی فیض حاصل کیا۔

علمی و دینی خدمات:

آپ صوفیٔ باصفا، محدث، مفسر، فقیہ، محقق و متبحر عالم دین، تاریخ پر عمیق نظر رکھنے والے اور حالات حاضرہ سے باخبر، نہایت وسیع المطالعہ، گویا ایسے بحر تھے جس کا کوئی ساحل نہیں۔ نہ صرف یہ کہ آپ نے ظاہر کو باطن کا مکمل طور پر تابع بنا رکھا تھا، بلکہ آپ کی خلوت، جلوت سے احسن تر تھی۔ آپ کے دست مبارک پر لاکھوں مسلمانوں نے شرف بیعت سے مشرف ہوتے ہوئے سلسلہ قادریہ

رضویہ میں منسلک ہونے کی سعادت حاصل کی۔ آپ کا سلسلہ رہبرانِ شریعت وسالکان طریقت وعارفان حقیقت اور اخیار و ابرار اور نقباء ونجباء کے لئے سراجِ وھاج اور مژگانِ عشق کے لئے بحر زخار تھا۔ آپ جامع فضل وکمال ہونے کے باوجود اپنے حالات واقوال احاطہ تحریر میں لانا پسند نہیں فرماتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی علمی خدمات کو انتہائی مختصر طور پر قلمبند کیا گیا ہے۔ آپ ہمیشہ یاد خدا میں مستغرق رہتے، شب بیدار عبادت گزار بزرگ تھے۔ تہجد، اشراق، چاشت اور اوابین کی نمازیں بڑی پابندی سے ادا فرماتے تھے۔ اس پیرانہ سالی میں بھی ایام بیض (چاند کی 13، 14 اور 15 تاریخیں) اور ہر پیر و جمعرات کے دن کا روزہ بھی ترک نہ کرتے تھے۔(7)

سلطان عبد الحمید کے دور میں آپ نے مدینہ منورہ میں درس حدیث دینا شروع کیا جو ایک عرصہ تک جاری رہا۔ عالم اسلام کے عظیم مؤرخ ومفکر ڈاکٹر حمید اللہ مقیم پیرس بھی ہر لحہ قطب مدینہ کے روحانی فیوض وبرکات کے معترف تھے۔[8] مرکزی مجلس رضا رجسٹرڈ لاہور آپ ہی کے نظر کرم سے پروان چڑھی۔ آپ کا آستانہ ہر دور میں ایک بین الاقوامی پلیٹ رہا جہاں عرب وعجم کے علماء عوام ایک دوسرے سے ملتے، قومی وملی مسائل پر تبادلہ خیال کرتے اور دین وملت کے پیغام کو لے کر آپ کی دعاؤں کے ساتھ لوگ اپنے اپنے علاقے میں نئے جوش نئی امنگوں کے ساتھ درس وتدریس، وعظ وتلقین، اور تصنیف وتالیف کے کاموں میں مشغول ہو جاتے۔[9]

مولانا ضیاء الدین قرآن کریم اور دلائل الخیرات شریف کے حافظ تھے۔ نیز قصیدہ بردہ شریف، قصیدہ ھمزیہ، بدریہ، سلام رضا، حزب البحر، حزب الاعظم دعائے سیفی ودیگر اوراد و وظائف آپ کو زبانی یاد تھے، مگر کسی سے اس کا اظہار نہیں فرمایا کرتے تھے۔(10)

مولانا ضیاء الدین مدنی مفتی احمد رضا خان قادری کے نائب حقیقی اور ان کے کرم خاص سے ممتاز تھے۔ آپ عشق رسول (ﷺ) میں فنا تھے اور شمع عشقِ محمدی کو خوب روشن فرمایا۔ سنتوں کا مظہر اور بڑے ہی متواضع ومنکسر المزاج اور بنی نوع انسان کے لئے روحانی رشد وہدایت کا سرچشمہ تھے۔ آپ کے توسل سے صدہا نفوس کو جادہ حق عطا ہوا اور آپ کے لطفِ عمیم اور کرم عظیم سے روحانی فیوض سے مالامال ہوئے۔ اتباع شریعت وحصول طریقت کے لئے اذکار وافکار اور معارف قرآن وسنت کی تعلیم اور تزکیہ نفوس کے متعلق رہنمائی فرماتے۔ ہر آنے والے کو اھلاً وسھلاً، مرحبا مرحبا یا پھر ایسے کلمات سے استقبال فرماتے کہ آنے والا ہر شخص آپ کا دلدادہ ہو جاتا تھا۔ آپ اوصاف وخصائل میں یکتا و یگانہ تھے۔ حضرت ضیاء الدین مدنی جناب سید نا حمزہ سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے اور ہر سال 17 رمضان المبارک کو آپ کی شہادت کی نسبت سے عرس شریف کا انعقاد فرماتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ کے معمولات میں میلاد شریف، عرس سید عبد القادر جیلانی، عرس خواجہ معین الدین چشتی، شہادت امام حسین، عرس اعلی حضرت و عرس داتا علی ہجویری شامل تھے۔(11)

آپ نہایت ہی مُتَوَاضِع اور مُنْکَسِرُ الْمِزاج تھے۔ جب آپ کی خدمت میں دعا کی درخواست پیش کی جاتی تو ارشاد فرماتے: "میں تو دعا گو بھی ہوں اور دعا جو بھی۔" یعنی دعا کرتا بھی ہوں اور آپ سے دعا کا طلبگار بھی ہوں۔ حضرتِ سیّدی قطب مدینہ ایک کریمُ النَّفس اور شریفُ الفِطرت بُزُرگ تھے ان کی قُربَت میں اُنس و محبَّت کے دریا بہتے تھے اور سلفِ صالحین کی یاد تازہ ہو جاتی، بزرگوں کا ذکر خیر چل نکلتا تو نہایت تعظیم اور عقیدت سے ان کی مدح کرتے اور اپنی ہر کسر نفسی فرماتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سخی اور بہُت عطا فرمانے والے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے: "طمع نہیں، مَنع نہیں اور جَمع نہیں۔" یعنی "لالچ مت کرو کہ کوئی دے اور اگر کوئی بِغیر مانگے دے تو مَنْع مت کرو اور جب لے لو تو جَمع مت کرو۔" جب آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہکو کوئی عِطر پیش کرتا تو خوش ہو کر اُسے اِس طرح دُعا دیتے: "عَطَّرَ اللّٰہُ اَیَّامَکُم" یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے ایّام مُعَطَّر (خوشبودار) کرے۔[12]

اکابرین سے ملاقات واجازت:

ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمۃ مختلف بزرگوں سے مدینہ منورہ میں روحانی و علمی استفادہ کیا جن میں بہت بڑے بزرگ سیدی احمد الشمس مالکی، حضرت مدنی، سید علی حسین اشرف کچھوچھہ شریف، شیخ محمود المغربی، مولانا عبد الباقی فرنگی محلی، سیدی عبد الرحمن سراج مکی، شیخ احمد الشریف طرابلسی، علامہ شیخ محمد ہاشمی، علامہ شیخ بدر الدین حسنی شامی، حضرت شیخ ابو الخیر، شیخ احمد الحریری، علامہ عبد الحق مہاجر مکی، علامہ شیخ امین قطبی، شیخ نور سیف، شیخ علوی، شیخ الصباغی، علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی شامل ہیں۔[13]

روحانی فیوض وبرکات:

حضور سیدی قطب مدینہ پیکر علم و عمل اور پیکر صبر و رضا تھے۔ اپنے گھر سے نکلنے اور بغداد معلی و مدینہ منورہ میں قیام کے دوران جس قدر آپ پر دشواریاں پیش آئیں انہیں صبر و تحمل سے سہنا آپ کا ہی خاصہ تھا۔ آپ ایک شریف النفس اور کامل ذات بزرگ تھے۔ آپ کی صحبت روحانی میں انس و محبت کے دریا بہتے تھے۔ سلف صالحین کی جملہ خصوصیات آپ میں بدرجہ اتم موجود تھیں۔ آپ کو دیکھتے ہی طالبین و محبین کو خدا یاد آجاتا تھا جو کہ آپ کی ولایت کی ایک احسن دلیل تھی۔ آپ خود بھی باشرع صوفی تھے اور مریدین کو بھی شریعت کی پابندی کا حکم فرماتے تھے۔ آپ کا قول ہے کہ طریقت و حقیقت کی ساری منزلوں کا راز پابندی شریعت میں پنہاں ہے۔ مزید فرمایا کہ اہتمام صلوٰۃ کی پابندی انتہائی لازم ہے کیونکہ شریعت کے بغیر کوئی طریقت نہیں۔ آپ نہایت ملنسار تھے آپ کی صحبت میں غرباء، فقراء و مساکین اپنوں کی طرح حاضر رہتے تھے۔ مولانا محمد ابراہیم صدیقی تحریر فرماتے ہیں کہ سادگی آپ کا شعار تھا۔ آپ کی صورت خداداد اور سیرت، سیرت رسول (ﷺ) کا مظہر تھی۔ آپ حضور اکرم کی ہر ہر سنت پر عمل پیرا رہنے کی کوشش میں سرگرم عمل رہتے تھے۔ آپ مصنف نہیں تھے مگر مصنفین آپ کے حضور اپنا تصنیفی مواد حاصل کرتے، آپ کی خدمت میں اہل

قال آتے اور مست حال ہو کر جاتے۔ اور دونوں بقدر ظرف اپنا اپنا حصہ پاتے، عام وخاص آپ کو سیدی کہہ کر یاد کرتے، علمائے مدینہ آپ کا بڑا احترام کرتے، آپ سے ملنے وہ خود آتے اور آپ کو شیخ العلماء کہہ کر مخاطب کرتے۔ [14]

آپ کے مریدین میں حضرت علامہ محمد الیاس قادری مدظلہ العالی امیر دعوت اسلامی بھی شامل ہیں۔ جو کہ فروغ احیائے سنت کے لئے دن رات کوشاں ہیں۔ عالم اسلام کی عظیم شخصیت سابقہ سربراہ جمعیت علمائے پاکستان حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی آپ کے حلقہ ارادت میں شامل ہیں اور آپ کے صاحبزادے جناب فضل الرحمن کے داماد بھی ہیں۔ مولانا ضیاء الدین مدنی کے خلفاء کی تعداد 50 کے قریب ہے جو کہ جنوبی افریقہ، پاکستان، سعودی عرب اور ہندوستان میں ہیں۔ اس کے علاوہ عرب وعجم میں آپ کے مریدین کی تعداد لاکھوں میں ہے۔

ذوق نعت خوانی:

حضرت ضیاء الدین مدنی کو نعت کا بڑا ذوق وشوق تھا۔ امام احمد رضا کے کلام کی گونج مسجد نبوی کے زیر سایہ آپ کے دولت کدے میں سنائی دیتی۔ عشاء کے بعد بلاناغہ محفل نعت ہوتی اور آخر میں امام احمد رضا کا مشہور سلام پڑھا جاتا جس کی گونج آج سارے عالم میں سنی جارہی ہے۔ مدینہ منورہ میں جہاں کہیں محفل میلاد ہوتی حضرت مدنی علیہ الرحمہ کو ضرور دعوت دی جاتی اور آپ لازمی تشریف لے جاتے۔ آپ کا گھر بھی مسکن محفل نعت تھا جہاں جوق در جوق اہل محبت آتے جن میں عرب وعجم کے علماء بھی ہوتے تھے۔ آپ کا اصل مشغلہ حب رسول (ﷺ) کی دولت جمیل، یعنی اہتمام میلاد ونعت خوانی تھا۔ آپ کی ہر مجلس مجلسِ نعت ہوتی اور ہر محفل یاد خدا وذکر رسول (ﷺ) سے مزین ہوتی تھی۔ آپ کو تاجدار مدینہ (ﷺ) سے جنون کی حد تک عشق تھا بلکہ یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ آپ علیہ الرحمہ فنافی الرسول کے منصب پر فائز تھے۔ اکثر ملاقات کیلئے آنے والوں سے استفسار فرماتے۔ آپ نعت پڑھتے ہیں؟ اگر وہ ہاں کہتا تو اس سے نعت شریف سماعت فرماتے اور خوب محظوظ ہوتے بارہا آنکھیں عشق نبی (ﷺ) میں نم ہو جاتی تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ اگرچہ حرم شریف میں نعت خوانی کے انعقاد پر پابندی عائد تھی مگر پھر بھی آقا کے کرم کے طفیل یہ عاصی سارا سال مختلف ایام میں میلاد النبی (ﷺ) کا اہتمام باقاعدگی سے کرتا رہا۔(15)

ذکر حبیب کبریا میرا اشعار بن گیا
آنکھوں کا نور دل کا قرار بن گیا

آپ کے عقیدت مندوں کی تعداد کا اندازہ اس لیے مشکل ہے کہ دنیا کا شاید ہی ایسا خطہ موجود جہاں آپ کے عقیدت مند نہ ہوں، حج کے موقعہ پر اکناف عالم سے تشریف لائے ہوئے حاجیوں کی ایک کثیر تعداد آپ کی محفل میں شریک ہو کر آپ کی علمی گفتگو اور روحانی معمولات سے لطف اندوز ہوتی۔ آپ کی محفل میں عربی، ہندی، ترکی، شامی، مصری، ایرانی، سوڈانی، کردستانی، سب اپنی اپنی

زبان میں نعت رسول پڑھتے۔ ارض پاکستان اور انڈیا کے ثناء خوانوں میں سے شاذ و نادر کوئی ہو جو آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مدح نعت سے محروم رہا ہو۔(16)

تحریک پاکستان میں آپ کی خدمات:

پاکستان بننے کے آخری دنوں میں آپ کی بابرکت دعاؤں نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا تقریباً دس ماہ قبل ہونے والے حج کے موقع پر آپ نے قیام پاکستان کے لئے خصوصی دعا فرمائی۔ اور الحمدللہ اسی سال 27 رمضان کو پاکستان معرض وجود میں آگیا۔ مدینہ منورہ آکر پاکستان کی تحریک آزادی کا ذکر کیا لوگوں نے آپ سے دعا کی التجا کی آپ نے اس وقت حرم میں جاکر دعا کی اور فرمایا فکر نہ کرو پاکستان ضرور بنے گا۔[17]

حضرت ضیاء الدین مدنی نے تحریک پاکستان کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے جناب قائد اعظم محمد علی جناح المتوفی 1948ء کو ایک خط بھی تحریر کیا تھا جس میں قیام پاکستان کے حصول کو امت مسلمہ کی اہم ضرورت ہونے کی طرف اشارہ دیا تھا اور تمام علمائے حق کی جانب سے بھرپور حمایت کا یقین بھی دلایا تھا۔ مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ نے امیر ملت سید جماعت علی شاہ صاحب کی معیت میں ہندوستان کے شہر بنارس کی آل انڈیا سنّی کانفرنس میں شرکت کی اور اس کی کامیابی و کامرانی کے لئے بھرپور کوششیں کیں۔[18] آپ کے ہم عصر علماء میں جناب سید سلیمان اشرف بہاری، سید خادم حسین بن سید جماعت علی شاہ اور مولانا فضل حق رحمانی بھی شامل ہیں۔

اولاد:

آپ نے دو نکاح کئے، پہلی اہلیہ تیرہ برس کی رفاقت کے بعد انتقال کر گئیں، ان کے انتقال کے بعد آپ نے دوسرا نکاح کیا، پہلی بیوی سے ہی آپ کے یہاں اولاد ہوئی، بیٹیاں اور چار فرزند چھوٹی عمر میں انتقال کر گئے، ایک صاحبزادے مولانا فضل الرحمن جو عالم دین اور آپ کے خلیفہ مجاز ہیں اور ایک صاحبزادی ہے۔[19]

مدینہ منورہ سے محبت:

ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمۃ 1327ھ کو بغدادِ مُعلّٰی سے مدینۂ شریف حاضر ہوئے اور تقریباً 75 سال آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو یہاں رہنے کا شرف ملا۔[20] آخری عمر میں نظر کمزور ہوگئی تھی، ڈاکٹروں نے علاج کے لئے جدہ چلنے کا کہا لیکن آپ نے ارشاد فرمایا: فقیر آنکھوں کے لئے مدینہ منورہ نہیں چھوڑتا۔[21] اگر کوئی مالدار آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو گھر بلاتا تو فرماتے: میں اپنے کریم (ﷺ) کے دَر پر پڑا ہوں، میرے کریم (ﷺ) میرے لئے کافی ہیں۔ بیٹھے بٹھائے ٹکڑا دیتے ہیں، بہت اچھا دیتے ہیں، کھاتا ہوں اور خوب کھاتا ہوں۔[22]

حضرتِ حکیم محمد موسیٰ اَمرتسری فرماتے ہیں : جب میں مدینہ ُمنوّرہ میں موجود تھا، سیّدی قُطبِ مدینہ ضیاءُالدین احمد قادری مدنی کی خدمت میں بھی حاضِری دیتا۔ کھانے کے وَقت ایک مفلوکُ الحال آدمی آتا اور کھانا کھا کر چلا جاتا۔ میں نے ایک دن دل میں سوچا کہ یہ آدمی خوامخواہ کھانے کے دوران آجاتا ہے اور آپ کو تکلیف دیتا ہے! اسی دن جب محفِل ختم ہوئی سیّدی قُطبِ مدینہ نے فرمایا کہ حکیم محمد موسیٰ مجھ سے مل لینا۔ میں خدمت میں حاضِر ہوا تو فرمایا: حکیم صاحِب! یہ جو غریب شخص ہر روز کھانا کھانے کے لیے آتا ہے، یہ پاکستان کے شہر لائل پور (سردار آباد، فیصل آباد) میں ایک مِل میں معمولی ملازِم ہے، اسے ہر سال نبیوں کے سردار حضور آخری نبی (ﷺ) کے روضہ ُانور کی زیارت نصیب ہوتی ہے، بڑا خوش نصیب ہے اور مدینہ ُشریف کا زائِر ہے میں اِس لیے اِس کو کھانا کھلاتا ہوں۔[23] المعروف قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تُرکوں کے "دورِ خدمت" سے ہی مدینہ منوّرہ میں مقیم ہوگئے تھے، تقریباً77 برس وہاں قِیام رہا۔

مشہور اقوال:

☆جو شریعت کا پابند نہیں وہ طریقت کے لائق نہیں

☆خواہِش پرستی مُہلِک رفیق ہے اور بُری عادت زبردست دشمن ہے

☆جو شخص اپنے کام کو پسند کرتا ہے اس کی عقل میں فُتُور آجاتا ہے

☆دولت کی مستی سے خدا عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگو، اس سے بہت دیر میں ہوش آتا ہے

☆دنیا بَہُت بُری چیز ہے جو اس میں پھنسا وہ پھنستا ہی چلا جاتا ہے اور جو اِس سے دُور بھاگتا ہے اُس کے قدموں میں ہوتی ہے

☆کسی نیک عمل کی توفیق ہونا ہی قبولیت کی نشانی ہے

☆مدینہ ُمنوّرہ میں اگر کسی کا خط پڑھا جاتا ہے یا اس کا ذِکر کیا جاتا ہے یا اس کا نام لیا جاتا ہے تو یہ اس کی خوش نصیبی ہے۔[24]

سانحہ ارتحال:

حضرت مدنی نے اپنی پوری زندگی عشق رسول (ﷺ) میں بسر کی۔ سادگی آپ کا خاصہ تھی۔ انداز زندگی مجذوبانہ و فقیرانہ تھا۔ آپ نے تقریباً107 سال کی عمر خیر پائی۔ وصال سے دو ماہ قبل عجیب کیفیت رہی۔ غائبانہ طور پر کبھی کلام کرتے جیسے روحانی طور پر کوئی موجود ہو۔4 ذوالحجہ 1401ھ بمطابق 1981-10-02 بروز جمعۃ المبارک مسجد نبوی کے موذن کی اذان کے وقت آپ نے کلمہ پڑھا اور روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ بعد غسل کفن بچھا کر سر اقدس کے نیچے سرکار مدینہ کے حجرہ مقصورہ شریف کی خاک پاک رکھی گئی۔ حضور (ﷺ) کی قبر انور کا غسالہ شریف و دیگر تبرکات ڈالے گئے۔ درود و سلام کی صداؤں کے ساتھ جنازہ اٹھایا گیا اور بے

شمار عشاقان مصطفیٰ (ﷺ) کی موجودگی میں آپ علیہ الرحمہ کی وصیت کے مطابق جنت البقیع کے اس حصے میں جہاں اہلبیت اطہار آرام فرماہیں وہیں سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا کی لحد پر انوار سے دو گز کے فاصلے پر سپرد خاک کر دیے گئے۔

آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت فضل الرحمٰن مدنی المعروف فضیلۃ الشیخ بھی ایک عظیم عالم اور صوفیائے وقت تھے۔ آپ کو اپنے والد گرامی حضرت ضیاء الدین احمد مدنی کے علاوہ دیگر مشائخ عظام سے بھی اجازت وخلافت کا شرف حاصل رہا جن میں شبیہ غوث الوریٰ حضرت سید شاہ علی حسین الاشرفی الجیلانی المعروف اشرفی میاں، حضرت مصطفیٰ خاں رضا بریلوی شامل ہیں۔ ملت اسلامیہ کے عظیم سپوت حضرت شاہ احمد نورانی صدیقی کے والد بزرگوار حضرت عبد العلیم صدیقی آپ علیہ الرحمہ کے تلامذہ میں تھے۔

حضرت فضل الرحمٰن مدنی کا وصال 27 شوال المکرّم 1423ھ بمطابق 2007-12-30 کو ہوا اور اپنے والد گرامی کی طرف آپ بھی بقیع معلیٰ میں آرام فرما ہیں۔ اس وقت آپ کے پوتے جناب ڈاکٹر رضوان قادری سجادہ نشین مدینہ المنورہ میں مقیم ہیں اور اپنے جد اعلیٰ حضرت ضیاء الدین مدنی کے روحانی مشن کو فروغ دینے میں سرگرم عمل ہیں۔

مولانا ضیاء الدین مدنی کی خدمات:

مولانا ضیاء الدین مدنی نے اپنی تمام تر زندگی مدینہ منورہ میں گزاری اور تادم حیات حضور آخری نبی محمد عربی (ﷺ) کی بارگاہ میں رہے۔ آپ کے وصال کے بعد دنیا بھر میں آپ کی دینی، علمی وروحانی خدمات کا چرچا ہوا۔ ماہنامہ نور الحبیب بصیر پور کی انتظامیہ نے 6 اکتوبر 1981ء کو آپ کی یاد میں جلسہ منعقد کیا اور آپ کی علمی، دینی و روحانی خدمات پر زبردست خراج تحسین پیش کیا۔[25]

علمائے کرام کے تاثرات:

سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ضیاء الملت والدین مولانا ضیاء الدین قادری مدنی نے مدینہ منورہ میں فیضان رسالت کی روشنی اور عشق رسول (ﷺ) کا چمکتا ہوا نمونہ تھے۔ انہیں علم و عمل، تقوی وطہارت کا جگمگاتا ہوا مجسمہ کہا جائے تو بعید از صواب نہ ہو گا حضرت ممدوح اعلی حضرت امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان بریلوی کی طرف سے گویا بارگاہ رسالت میں ایک روشن نذرانہ تھے جنہیں ارض طیبہ نے اپنی آغوش میں لے لیا اور ان پر شرف قبولیت کی مہر لگا دی اللہ پاک ان کی ضیاء باریوں سے اہلسنت کے قلوب کو ہمیشہ منور رکھے۔ آمین۔ (سید احمد سعید کاظمی، صدر مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان، پرنسپل انوار العلوم، ملتان، 24 جولائی 1985ء)[26]

علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی فرماتے ہیں: حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی اپنے وقت کے عظیم المرتبت جامع شریعت و طریقت بزرگ تھے اور جس روحانی منصب پر قطب وقت کی حیثیت سے وہ فائز تھے اس کو اہل بصیرت ہی جانتے تھے۔ یہ فقیر تقریباً8 سال کی عمر سے مختلف ادوار میں حضرت کی پابوسی اور کفش برداری کا شرف حاصل کررہا ہے اسے بے پناہ شفقت و محبت حاصل رہی اتنی دعائیں ملتی رہیں کہ ناقابل بیان ہیں۔ حضرت اقدس اپنے روزانہ کے معمولات کے بے حد پابند اور اتباع سنت نبوی کے پیکر مجسم تھے۔ نشت و برخاست میں بھی ذکر الٰہی ہمہ وقت جاری رہتا تھا۔ شب میں اکثر محفل نعت شریف و ذکر اور صلوۃ و سلام کی وجہ سے سونے میں تاخیر ہو جاتی تھی مگر اپنے وقت پر تہجد کے لئے بیدار ہو جاتے تھے اور یہ معمول مستقل جاری رہاالّا یہ کہ بیماری کا عذر نہ ہو۔ حضرت علیہ الرحمہ کا سرمایہ فقط عشق حضور ﷺ تھا۔ کوئی ذاتی مکان، زمین، سامان نہ تھا۔ حضرت کے وصال مبارک سے خلا یقیناً ہوا لیکن الحمد للہ ان کے صاحبزادہ و جانشین حضرت مولانا شاہ محمد فضل الرحمن مدنی اس خلا کو پُر کررہے ہیں۔ اللہ پاک فیوض و برکات کو جاری رکھے۔(فقیر شاہ احمد نورانی 7صفر 1406ھ۔)(27)

مولانا محمد جلال الدین قادری فرماتے ہیں: 1398ھ میں حرمین شریفین کی حاضری کے موقع پر یہ فقیر حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی کی حاضری و زیارت سے بہرہ ور ہوا۔ الحمد للہ پہلی ہی نظر میں معلوم ہوا کہ حضرت مولانا علیہ الرحمہ کا نورانی وجود اسلاف کا بہترین نمونہ ہے۔ آپ کو دیکھ کر اللہ پاک یاد آیا۔ نہایت شفقت و محبت سے فقیر کا حال دریافت فرمایا۔ فقیر کی خدمات دینیہ و علمیہ کا سن کر آپ نے دعائیں دیں۔ دیار حبیب ﷺ میں موجود متغلب حکمرانوں نے نعت خوانی اور درود و سلام کی محافل کو ظلماً بند کررکھا ہے۔ خلاف ورزی کرنے والوں کو عبرت ناک سزائیں دی جاتیں ہیں مگر حضرت مولانا ضیاء الملت والدین علیہ الرحمہ کا حب رسول کا جذبہ صادق ان تمام مشکلات پر غالب رہا، بالتزام ہر روز آپ کے ہاں نعت خوانی اور درود و سلام کی محفل منعقد ہوتی۔ حضور آخری نبی محمد عربی ﷺ کے فضائل و محامد اور اولیائے کاملین کے تذکرہ سے آپ کی کوئی محفل خالی نہ ہوتی۔ سوز و گداز سے بھرپور اس نورانی محفل میں حاضرین کی حالت دیدنی ہوتی، ہر طرف انوار کی بارش اور آنسوؤں کی جھڑی نظر آتی یہ سب کچھ آپ کی توجہ کا فیض ہوتا۔ آپ کی ذات مرجع خواص و عام اور حرمین شریفین میں محبان رسول ﷺ کی پناہ گاہ تھی۔ معارف دینیہ کے علاوہ آپ کے دستر خوان سے حاضرین دنیوی نعمتوں سے بھی سرفراز ہوتے۔ حضرت مولانا کو دیکھ کر توکل کا مفہوم واضح ہو جاتا۔ برصغیر کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی آپ کے بے شمار مریدین، متوسلین اور خلفاء میں موجود ہیں۔ جو دین حق کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف ہیں غرض کہ آپ کی ذات شریعت و طریقت کی جامع تھی۔(محمد جلال الدین قادری۔20ذی قعد1404ھ)(28)

خلاصہ کلام:

حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ کی علمی، دینی و ملی خدمات بیان کرنے کے بعد یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ آپ علیہ الرحمہ ایک عالم با عمل، صوفی باصفا اور ایک دور اندیش سیاست دان بھی تھے۔ تکمیل علوم ظاہری کے بعد آپ نے روحانی اکتساب فیض کے لئے اپنے وقت کے عظیم صوفیاء و مشائخ عظام سے وابستگی اختیار کی ان میں بالخصوص مولانا احمد رضا خاں بریلوی اور حضرت محدث سورتی شامل ہیں۔ مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ نے مدینہ منورہ میں قیام کے دوران سینکڑوں طالب علموں کو حدیث کی تعلیم دی۔ لوگوں کے دلوں میں عشق رسول کے فروغ کے لئے مولانا ضیاء الدین مدنی کی جانب سے محافل کا انعقاد انتہائی کار آمد ہوا۔ جب قیام پاکستان کی تحریک کا آغاز ہوا تو آپ نے امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب کے ساتھ اس میں شانہ بشانہ کام کیا آپ علیہ الرحمہ کی روحانی تبلیغ کا ثمرہ ہے کہ آج تمام اکناف عالم آپ کے خلفاء، مریدین اور ہزاروں محبان و معتقدین موجود ہیں۔ آپ علیہ الرحمہ نے حضور آخری نبی محمد ﷺ کے عشق کو جس طرح اپنا سرمایہ ایمان بنایا اس کی تعلیم بھی ہر ذی شعور کو دی اور حب رسول ﷺ کے ذریعے پوری امت کو ایک جھنڈے تلے جمع رہنے کا درس بھی دیا۔ اگر آپ علیہ الرحمہ کو ایک سچے عاشق رسول ﷺ کے ساتھ ساتھ داعی وحدت امت کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا۔

المصادر والمراجع

(1) ابو عیسیٰ محمد ترمذی، سنن الترمذی، کتاب العلم عن رسول اللہ، باب مَاجَاءَ فِي فَضْلِ الْفِقْهِ عَلَى الْعِبَادَةِ، حدیث: 2682

(2) محمد عارف ضیائی، سیدی ضیاء الدین احمد القادری، جلد 1، صفحہ 25، مکتبہ حزب القادریہ، لاہور، پاکستان

خلیل احمد رانا، تجلیات قطب مدینہ، انجمن ضیائے طیبہ، ص 15(3)

(4) الیاس عطار قادری، قطب مدینہ کے حالات زندگی، مکتبۃ المدینہ، کراچی، پاکستان، ص 07

(5) الیاس عطار قادری، سیدی قطب مدینہ، مکتبۃ المدینہ، کراچی، پاکستان، ص 08

(6) ایضا، ص 08

(7) محمد عارف ضیائی، سیدی ضیاء الدین احمد القادری، جلد 1، ص 15، مکتبہ حزب القادریہ، لاہور، پاکستان

(8) حافظ محمد طاہر، ضیاء مدینہ، رضا دار الاشاعت لاہور، ص 297، روزنامہ حریت، کراچی 5 اکتوبر 1981

(9) ایضا ص 41

(10) محمد عارف ضیائی، سیدی ضیاء الدین احمد القادری، جلد 1، ص 16، مکتبہ حزب القادریہ، لاہور، پاکستان

(11) محمد عارف ضیائی، سیدی ضیاء الدین احمد القادری، جلد 1، ص، 17 مکتبہ حزب القادریہ، لاہور، پاکستان

(12) الیاس عطار قادری، سیدی قطب مدینہ، ص 3، مکتبۃ المدینہ، کراچی، پاکستان

(13) ایضا، ص 06

(14) محمد عارف ضیائی، سیدی ضیاء الدین احمد القادری، جلد 1، ص 39، مکتبہ حزب القادریہ، لاہور، پاکستان

(15) ایضا، ص، 08

(16) الیاس عطار قادری، سیدی قطب مدینہ، ص، مکتبۃ المدینہ، کراچی، پاکستان

(17) محمد طاہر، ضیاء مدینہ، رضا دار الاشاعت، ص 156

(18) خطاب آل انڈیا سنّی کانفرنس، ماہنامہ الحبیب، اکتوبر 1970ء، لاہور

(19) ایضا ص 298

(20) خلیل احمد رانا، انوار قطب مدینہ، ص 337، ناشر مرکزی مجلس رضا، ٹکسالی

(21) ایضا، ص 523

(22) ایضا، ص 505

(23) خلیل احمد رانا، انوار قطب مدینہ، ص 277، ناشر مرکزی مجلس رضا، ٹکسالی گیٹ

(24) الیاس عطار قادری، سیدی قطب مدینہ، ص 5، مکتبۃ المدینہ، کراچی، پاکستان

(25) ماہنامہ نور الحبیب، اکتوبر 1981ء، ساہیوال

(26) خلیل احمد رانا، انوار قطب مدینہ، ص64، ناشر مرکزی مجلس رضا، ٹکسالی گیٹ، لاہور

(27) ایضاً، ص65

(28) ایضاً، ص109

Bibliography

1- Abu Isa Muhammad Tirmidhi, Sunan al-Tirmidhi, Kitab al-Ilam, Chapter Ma Jaa fi Fazl al-Fiqh on Worship, Hadith: 2682
2- Muhammad Arif Ziai, Sidi Ziauddin Ahmad Al Qadri, , Muktaba Hizbul Al Qadriya, Lahore, Pakistan
3- Khalil Ahmad Rana, Tajliat Qutb Medina, Zia Tayyaba Association,
4- Tazkira Ulama Ahle Sunnat, Maulana Mahmood Ahmad Qadri, Year 1992, Lahore, Pakistan
5- Ilyas Attar Qadri, Living Conditions of Qutb Madinah, Maktab Al Madinah, Karachi, Pakistan
6- Ilyas Attar Qadri, Sidi Qutb Madinah, Maktab Al Madinah, Karachi, Pakistan,
7- Hafiz Muhammad Tahir, Zia Medina, Raza Dar al-Shaaat Lahore, Hurriyat Daily, Karachi, October 5, 1981
8- Muhammad Arif Ziai, Sidi Ziauddin Ahmed Al Qadri, Hizbul Qadriya School, Lahore, Pakistan
9- All India Sunni Conference, Mahnama Al Habib, October 1970, Lahore
10- Sidi Ziauddin Ahmad Al-Qadri, , Anwar-i Qutb Madinah,
11- Noorul Habib Monthly, October 1981, Sahiwal